ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

(بقیہ صفحہ ۹۰۳) جھوٹے ہیں محض ضد میں یہ باتیں کرتے ہیں ۸۔ یعنی ایسی شدت ہو گی کہ گھبراہٹ میں لوگوں کی پنڈلیاں کھل جائیں گی' یا رب تعالیٰ اپنی ساق قدرت لوگوں پر ظاہر فرمادے گا ۹۔ یہ سجدہ تکلیفی نہ ہو گا' کیونکہ قیامت میں کوئی مکلف نہیں بلکہ یہ سجدہ مخلص و منافق کی پہچان کے لئے ہو گا' اس سے معلوم ہوا کہ وہاں وہی سجدہ کر سکے گا جو دنیا میں عبادت گزار اور فرمانبردار رہا ہو گا ۱۰۔ قیامت میں کفار کا ہر گروہ اپنے باطل معبود کے ساتھ دوزخ میں بھیج دیا جائے گا مومن و منافق کھڑے رہ جائیں گے ۱۱۔ شرم و ندامت سے یا تجلی الٰہی کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے (روح و عزیزی) معلوم ہوا کہ مومن دیدار الٰہی کریں گے' منافق نہ کر سکیں گے'

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ إِذْ نَادٰى وَهُوَ

حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل

مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ

گھٹ رہا تھا اگر اس کے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی تو ضرور میدان پر پھینک

وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

دیا جاتا الزام دیا ہوا تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے سزاواروں میں کر لیا

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن

الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۲﴾

سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کیلئے

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۵۲ رُكُوْعَاتُهَا ۲

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ

وہ حق ہونے والی کیسی وہ حق ہونے والی اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی

ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾

ثمود اور عاد نے اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کئے گئے حد سے گزری ہوئی

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

چنگھاڑ سے اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر

سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا

قوت سے لگا دی سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو بچھڑے

صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ

ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈ ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا

وقف لازم

۱۲۔ منہ کالے ہو جائیں گے بلکہ تمام جسم پر ذلت و خواری کے آثار نمودار ہوں گے جس سے ان کا نفاق ظاہر ہو گا رب کی پناہ ۱۳۔ کہ موذن حی علی الصلوۃ پکارتا تھا۔ مگر یہ حاضر نہ ہوتے تھے معلوم ہوا کہ جماعت بھی واجب ہے اور مسجد میں حاضری بھی لازم' بلا عذر گھر میں نماز پڑھ لینا یا اکیلے پڑھ لینا منافق کی علامت ہے' جس کی یہ سزا ہے ۱۴۔ معلوم ہوا کہ مجبوری و بیماری میں جماعت اور مسجد کی حاضری معاف ہے جس پر پکڑ نہیں نیز تندرستی میں عبادت نہ کرنا محرومی ہے ۱۵۔ معلوم ہوا کہ کافر کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اسے دینی آزادی دی جاتی ہے' رب فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۱۶۔ کہ انہیں باوجود کفر و گناہ کے دنیاوی نعمتیں بخشیں گے جس سے یہ اور زیادہ غافل ہو کر گناہ کریں گے معلوم ہوا کہ جو مال و دولت غفلت پیدا کرے وہ رب کا عذاب ہے اللہ بچائے ۱۷۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام تبلیغ نبوت پر کبھی مخلوق سے اجرت نہیں مانگتے انہیں رب اجر دیتا ہے' ہاں امت پر لازم ہے کہ ان کا شکریہ ادا کرے' درود شریف پڑھنا' حضور کے قرابت داروں اور عرب والوں سے محبت مدینہ پاک کی تعظیم کرنا شکریہ ہے' اجرت نہیں شکریہ ادا کرنا سعادتمندی کی علامت ہے ۱۸۔ یعنی ان کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ یہ نہیں کہ انہیں ایمان پر کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے اور وہ کنجوس ہیں بلکہ صرف ازلی بدبختی اس نعمت سے روکتی ہے ۱۹۔ یعنی یہ لوگ آپ سے بے نیاز نہیں کیونکہ ان کے سامنے لوح محفوظ نہیں جس سے علوم غیبیہ معلوم کر کے خود ہدایت پالیں اور قرآن کی طرح آسمانی کتاب تیار کر لیں' یہاں غیب سے مراد لوح محفوظ ہے اور لکھنے سے مراد آسمانی کتاب ہدایت کے لئے لکھنا ہے۔

۱۔ آیات جہاد آنے کا اس صورت میں یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے یا رب کے عذاب آنے کا بعض کفار پر' اور توبہ کی توفیق ملنے کا بعض کو' تب یہ آیت محکم ہے ۲۔ معلوم ہوا کہ بزرگان دین حتی کہ انبیاء کرام کی خطاؤں میں پیروی نہ کی جائے اور نہ ان خطاؤں کو سنت کہا جا سکتا ہے اسی لئے حدیث پاک میں ارشاد ہوا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ یہ نہ فرمایا عَلَيْكُمْ بِحَدِيْثِيْ کیونکہ حدیث تو حضور کے ہر قول و فعل کو کہا جائے گا خواہ خصائص میں سے ہو مگر سنت صرف انہی کو کہا جائے گا جن کی پیروی کی جائے' اس لئے رب نے فرمایا فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ خطائیں ہدیٰ میں داخل نہیں' آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے محبوب آپ یونس علیہ السلام کی طرح قوم کے معاملہ میں جلدی نہ کریں ۳۔ یعنی اپنی قوم پر غم و غصہ کی وجہ سے' اس حالت میں انہوں نے قوم کے لئے دعا عذاب فرمائی' خیال رہے کہ یونس علیہ السلام کا یہ غم و غصہ رب کے لئے تھا نہ کہ اپنے لئے اس عذر پر عتاب نہ ہوا بلکہ جلدی فرمانے پر محبوبانہ عتاب آیا ۴۔ یعنی رحمت الٰہی نے مچھلی کے پیٹ میں ان کی دستگیری کی کہ ان کی تسبیح و تہلیل و دعا کی برکت سے اس کے پیٹ کو آرام دہ روشن کمرہ بنا دیا اور وہاں سے باہر آنے پر ان پر سبزہ اگا دیا' ہرنی کو خدمت کے

باقی صفحہ ۹۷۱ پر